

از: عظیم محمد مراد منیر

## امراض و علاج

یہ سائنس کی برق رفتاری اور فنون کی عہد روی کا دور ہے صنعت و ایجاد کی جادوگری کا دور ہے علم اور تمدن ترقی کر رہے ہیں فکر انسانی کے نئے نئے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں سفر کے ذرائع بڑھ رہے ہیں حضر کی آسائشیں گنتی سے باہر ہوتی جا رہی ہیں بعد مکانی کا تصور قطعاً مٹا دیا گیا ہے پھر بیٹھے بیٹھے انسان کو خیال آیا تو زمین کو چیر کر سیال سونا نکال لایا بجلی معرض وجود میں آئی تو بنی نوع انسان کی سینکڑوں ذمہ داریاں اس کے سپرد ہونے لگیں۔ آج ہم ایٹمی دور میں داخل ہو کر اسے اپنا غلام بنا چکے بلکہ اس سے بھی آگے کا سکہ شعاعوں سے طبی اور دیگر ضروریات زندگی پوری کرنے لگے ہیں اس ساری ترقی کا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان مشین کا پرزہ بن کر رہ گیا ہے اور صنعتی ترقی کی وجہ سے تقریباً ضروریات زندگی کی تمام اشیاء میں کھوٹ اور ملاوٹ کر کے وافر مقدار اور تعداد میں مہیا کر دیا گیا ہے بازار میں قیمتی سے قیمتی اشیاء نمبر دو کی شکل میں ہر وقت اور ہر جگہ دستیاب ہے حتیٰ کہ انسان کو بھی نمبر دو کی شکل میں (ٹسٹ ٹیوب بے بی) پیدا کر لیا گیا ہے آج ہمیں کھانے پینے کے لیے تمام اشیاء نمبر دو کی شکل میں مہیا کی جا رہی ہیں آپ نے کبھی سوچا نہ ہو تو الگ بات ہے چنانچہ نمبر دو کی ان اشیاء سے قبض گیس (تبخیر) بوا سیر، بالیو لیا جوڑوں کے درد اعصابی (پٹھے) امراض، معدہ کے امراض حفقان وحشت جنون اور فتور عقل جیسی بیماریاں لگ رہی ہیں ایک طرف ترقی کی یہ رفتار دوسری طرف لپستی کی

ع آکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پر آ سکتا نہیں

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

یہ انتہا حصول آزادی سے تا اس دم ملاوٹ کے کاروبار میں جتنی وسعت تھی اس کی

مثال تاریخ انسانی میں عمیق ورق گردانی سے بھی شاید ہی ملے، ملاوٹ نے انسانی زندگی میں ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جس میں مذکورہ بیماریوں کے علاوہ کئی اور بھی جنم لے رہی ہیں اس خلا میں دودھ گھی، لسی مکھن دیسی گندم مرچ مصالحہ چائے کی پتی تک عفا ہو گئے ہیں۔ رہی ہی کسریوں پوری کی گئی کہ بکری وغیرہ درخت پورے کھاتی ہے۔ لہذا شہروں میں اس کا رکھنا اور پالنا جرم گانے بھینسین گندگی کا باعث ہیں انہیں شہروں سے دھکیل دیا گیا انسانوں کے لیے بکری قدرت کا واحد عطیہ اور تحفہ ہے جسے یادق سل وغیرہ نہیں لگی بھارت کے ہما تہا گاندھی نے ساری زندگی بکری کو اپنے ساتھ رکھا سفر میں ہوائی جہاز میں بھی یہ چوپایہ اس کی زندگی کا ساتھی رہا ان چوپایوں کی کمی کی وجہ سے آج خالص دودھ اور گوشت گھی، ہمیں سستے داموں مہیا نہیں ہو رہا اس مسئلے کے حل کرنے کے لیے جنہیں فکر کرنی چاہیے ان کی حالت تو یہ ہے کہ

ع اگر باغ امت میں فصل خراں ہے

تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گل نشاں ہے

جلی کی مصنوعات سے لطف اندوز ہونے کے بعد آج ہم ایٹمی توانائی کے دور میں داخل ہو چکے ہیں ہماری خوب سے خوب تر کی جستجو اور تلاش نے ہمیں صحت کے لحاظ سے بالکل اپنا بیج بنا کے رکھ دیا ہے آج ہمیں دیسی گھی میں آلو گر لیس ملا کر کھلایا جا رہا ہے دودھ میں ہر طرح کا غلیظ پانی ملا کے پلایا جا رہا ہے اور گوشت نہ ملے تو گدھے اور کتے کا ٹکڑے ہماری خدمت میں بطور گوشت پیش کیا جا رہا ہے خالص گھی اور گوشت امرار کے خریدنے اور متوسط طبقہ کے دیکھنے کی حد تک محدود ہونا جا رہا ہے ہو سکتا ہے کہ آئندہ خالص گوشت ہیرے جواہرات کے بھاؤ اور دیسی گھی کستوری کے بھاؤ ملے۔ اب جسم میں بیماریاں نہ پیدا ہوں تو اور کیا ہو اور ہم مجبور ہیں کہ اپنے خون لپینہ کی کمائی سے یہی اشیاء کھائیں ان بیماریوں کو یکجا کرنے میں ہمارے ماحول کو بڑا دخل ہے مثلاً کھانے پینے کی اشیاء کو سٹور میں رکھنا اور اگلی فصل تک انہیں جانوروں کی طرح سارا سال کھاتے رہنا وغیرہ ٹھنڈی نہ رہنے ہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے یہ تفصیل طلب مسئلہ ہے جو ہماری ادراک میں نہیں آ سکتا غور فرمائیں کہ طب اسلامی کو آج کا سامنا ان اس مسئلہ میں چیلنج نہ کر سکا مثلاً آگ کی خاصیت جلانا پلانی کی خاصیت دھو ڈالنا مٹی کی خاصیت کھا جانا ہوا کی خاصیت اڑا لے جانا لہجینہ سردی

کی خاصیت مزاج کو بدادینا اور فنا کر دینا ہے اس طرح سٹور شدہ اشیاء طبی لحاظ سے اپنی عمریں کب کی ختم ہو چکی ہوتی ہیں ان باتوں کا ادراک ہمیں نہیں ہو سکتا اس لیے کہ سائنس کا یہ موضوع ہی نہیں ہے اس کا تعلق تو قوتِ حس اور ذائقہ سے ہے۔ گنا سٹور میں رکھنے کے بعد اپنا مزاج یکسر بدل دیتا ہے سینہ اور پیچھے کے لیے مضر ہو جاتا ہے، افعال میں سستی پیدا کرتا ہے معدہ میں نفع اور سینہ میں خشونت کا باعث بنتا ہے دماغ کو پراگندہ حواس میں فقور لاتا ہے اور پیشاب کے امراض میں اضافہ کرتا ہے۔ آلودہ سے زیادہ ثقیل ہو کر گیس کا باعث بنتا ہے ادراک اپنے فعل مزاجی کے لحاظ سے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ آنتوں کے افعال میں لاجواب چیز ہے بلغم اور دیگر فاسد رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ پٹھوں کی سردی اور فالج میں اکیسہ کا حکم رکھتی ہے مگر سٹور میں رہنے کے بعد اس کی تمام افادیت ختم ہو جاتی ہے اسی طرح سنگترہ، مالٹا کینو، لیموں اور دیگر ترش پھل اپنے مزاج میں سرد ہوتے ہیں مگر سٹور میں رکھنے کے بعد اپنی خاصیت کو بدل دیتے ہیں۔ سائنسی اور ایٹمی ترقی ہزار بار مبارک مگر ہم لاشعوری طور پر اس کی قیمت اپنی صحت کے طور پر ادا کر رہے ہیں اور یہ تمام کام اس رفتار سے ہو رہا ہے کہ فی الحال ہم اس کا ادراک اور احساس نہیں کر پاتے لیکن جب تجربہ کے بعد شعور پیدا ہو گا تو اس وقت اصلاحِ احوال سے ہم بہت دور جا چکے ہوں گے اور مذکورہ بیماریوں نے پورے معاشرہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہو گا۔ آبیے ذرا غور فرمائیں کہ ہمارا یہ حرص اور شوق بیماری تنگ کلیوں اور بند راستوں میں کہاں سے کہاں تک لے گیا ہے۔

**قبض کے متعلق تو معلوم ہی ہے کہ یہ ام الامراض ہے اگرچہ قبض گھنٹے کے بعد یا فائدہ کھل کے بذیر تکلیف کے اور سہولت کے ساتھ یکبارگی آنے کے بعد طبیعت فرحت اور سکون محسوس کرے تو یہ قبض نہ ہوگی دیگر تمام صورتیں درجہ بدرجہ قبض کی نشاندہی میں شامل ہوں گی۔**

**گیس ایک عوامی اصطلاح ہے معدہ میں پیدا ہونے والی وہ ریح ہے جو انتقال مکانی پر قادر ہے اور جسم کے مختلف حصوں میں سفر کرتی رہتی ہے اسے گھریلو زبان میں وائی بادی بھی کہتے ہیں آج کل اس کا زیادہ تعلق برودت اور سرد اشیاء کے استعمال سے ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے یہی تجزیہ عمل ہے چند علامتیں یہ ہیں کھانے کے بعد طبیعت میں بوجھ اور گھرائی خمار کا احساس جسم میں ہلکا ہلکا بیٹھا درد حرارت کا احساس دل کی گھبراہٹ ایلو پتھی میں کارمی نینٹوکسچ اور اطباء قدیم زیرہ سولف اجوائن دھنیا کنول گٹھ صندل گل سرخ الاچی مصطکی سہاگ**

شریچلا وغیرہ سے علاج کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں کبھی آنتوں میں بلغم ورم یہوست کمزوری اور بوا سیری مواد کے رکنے سے یا جگر کی کسی خرابی سے بھی ہو پیدا ہو جاتی ہے ابطاء عظام اس کو ریح باسوری کے نام سے پکارتے ہیں اس کی مثال یا علامت شکم کے زیریں حصہ میں درد ریح کا دورہ کرتے رہنا معدہ اور آنتریلوں میں قراقر کی آواز سینے کی جلن تمام جسم میں شدید درد اور تھکاوٹ سر کا درد کبھی قبض کبھی پیمش کمی اشتہا درد شکم وغیرہ ہے ریح کی یہی اقسام مل کر متعدد کی رگوں (پاخانہ کی جگہ) میں ابھار پیدا کرتی ہیں اسی کیفیت کو بوا سیری کہا جاتا ہے یا ریح البوا سیر پھر اس کے بعد بوا سیر کی لامحدود تکالیف شروع ہو جاتی ہیں یہ تمام تکالیف ہماری زر خرید ہیں اگر آپ ان سے بچنا چاہیں تو سیکری اور میدہ کی تمام اشیاء بڑے گوشت بے تحاشا مرچ مصالحہ کا استعمال فریزر فریج اور سٹور کی ہوئی اشیاء سے مکمل پرہیز کریں صبح شام سیر اور بقول علامہ صابر ملتانی سچ

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے وہاں تک چاہیئے بچنا دوا سے

علاج: بوا سیر میں اپریشن قطعاً نہ کرائیں یہ غیر فطری طریقہ ہے خون کو بھی یکبارگی بند نہ کریں اس سے دیگر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں قبض کو فی الفور دور کریں دو نسخے جو مجرب المجرّب ہیں قیمت میں انتہائی کمتر اور فائدے میں کہیں بہتر پیش خدمت ہیں۔ یہ نسخے جن بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے تیز بہدہف ہیں (۱) سہاگہ سیاہ خالص، مغز تخم نیم (نمولی) دونوں ہم وزن کوٹ کر باریک کر کے ایک ماشہ کیپسول میں بند کر کے ایک صبح ایک کیپسول شام کو باسی پانی سے صبح سے مراد منہ نہار۔

(۲) رسوت صاف شدہ، مغز تخم نیم، مغز تخم بکائن، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ مقشر، کتھ سفید اصلی چاکسو مقشر، مغز ثقتالو، گوگل بھینسا صاف شدہ۔ کل دس اجزاء وزن کو نہ گھسنے والی کھل میں آپ گندنا تازہ میں اگر ہو سکے تو ایک ہفتہ کھل کریں۔ آپ گندنا نہ ملے تو پانی سے کھل کر کے چنے برابر گولیاں ایک سے چار تک صبح نہار منہ نیم گرم پانی سے اسی طرح رات سوتے وقت دونوں نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ پہلے استعمال کریں اگر تین سے چار میں تک کوئی بھی نسخہ استعمال کر لیا تو انشاء اللہ ساری زندگی باقی آرام سے گزرے گی۔ اور مذکورہ بیماریاں نہ لگیں گی۔

جواب طلب امور کے لیے پتہ لکھا جوابی خط بھیجیں۔